روزنامہ
# الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد 46-81 نمبر 198 | اتوار 16 ربیع الثانی 1417ھ یکم تبوک 1375ہش یکم ستمبر 1996ء

## بیعت کی غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں ذوق شوق پیدا ہو

بیعت کی اصل غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں ذوق شوق پیدا ہو۔ اور گناہوں سے نفرت پیدا ہو کر اس کی جگہ نیکیاں پیدا ہوں۔ جو شخص اس غرض کو ملحوظ نہیں رکھتا اور بیعت کرنے کے بعد اپنے اندر کوئی تبدیلی کرنے کے لئے مجاہدہ اور کوشش نہیں کرتا جو کوشش کا حق ہے اور پھر اس قدر دعا نہیں کرتا جو دعا کرنے کا حق ہے تو وہ اس اقرار کی جو خدا تعالیٰ کے حضور کیا جاتا ہے سخت بے حرمتی کرتا ہے اور وہ سب سے زیادہ گناہ گار اور قابل سزا ٹھہرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

سوچنا چاہئے کہ انسان کے بدن پر جذام کا داغ نکل آتا ہے تو پھر کیسے کیسے خیالات اس کے دل میں اٹھتے ہیں اور کیسے دور دراز کے نتیجوں پر وہ پہنچتا ہے اور اپنی آنے والی حالت کا خیال کرکے وہ کیسا غمگین ہوتا ہے کبھی خیال کرتا ہے کہ شاید اب لوگ مجھ سے نفرت کرنے لگ جائیں گے اور میرے ساتھ بدسلوکی سے پیش آئیں گے اور کبھی سوچتا ہے کہ خدا جانے اب میں کیسی ابتر حالت میں ہو جاؤں گا اور کن کن دکھوں میں مبتلا ہوں گا۔ لیکن افسوس کہ اس بات کا خیال تک بھی نہیں کیا جاتا کہ آخر مرنا ہے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے اس وقت کیا حالت ہو گی۔

یہ جذام تو ایسا ہے کہ مرنے کے بعد ہی اس سے خلاصی ہو جاتی ہے مگر وہ کوڑھ جو روح کو لگ جاتا ہے وہ تو ابد تک رہتا ہے کیا کبھی اس کا بھی فکر کیا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 411)

## اپنی تدبیر کو اور تیز کرو اور اپنی دعاؤں کو اور زیادہ بڑھاؤ

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

میں اس وقت جماعت احمدیہ کی مالی قربانی کی بات کر رہا ہوں یعنی جماعت احمدیہ کی طرف سے جو مالی قربانی اور ایثار پیش کیا جا رہا ہے اس کے پیش نظر وقف جدید کی مالی قربانیوں کی بات کر رہا ہوں۔ پچھلے سال کے مقابلہ میں اس سال وقف جدید کے خرچ میں 25 فیصد اضافہ ہوا ہے لیکن ہم نے یہاں رک تو نہیں جانا۔ 25 فیصد اضافہ کی نسبت پچھلے سال کے مقابلہ میں ہے۔ یہ نسبت ہماری اصل ضرورت کا تو شاید ہزارواں حصہ بھی نہیں ہے بلکہ شاید لاکھواں حصہ بھی نہیں ہے۔

پس جہاں ہم خوش ہیں کہ جماعت احمدیہ نے اس قسم کے حالات میں بھی اپنے کام کے ایک حصہ کو 25 فیصد آگے بڑھانے کی توفیق پائی وہاں ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ اس سے ہم راضی نہیں۔ ہماری (صاحب ایمان جیسی نگاہ) راضی نہیں۔ ہماری فراست راضی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے سمندر موجزن ہیں۔ ہم ان میں سے اپنی کوششوں اور دعاؤں کے نتیجہ میں حصہ پاتے ہیں مگر اس میں بہت زیادہ حصہ ہمارے لئے قابل حصول ہے جس کے لئے ہمیں اپنی کوششوں کو بڑھانا ہے۔ اس لئے جہاں آج میں وقف جدید انجمن احمدیہ کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں وہاں میں جماعت احمدیہ کو اس طرف بھی متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اپنی تدبیر کو اور تیز کرو اور اپنی دعاؤں کو اور زیادہ بڑھاؤ۔ تضرع اور عاجزی پیدا کرو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کو پہلے سے زیادہ حاصل کرو تاکہ ہمیں وہ مقصد حاصل ہو جائے جس کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا ہے ہماری دائیں طرف سے بھی ہمارے کانوں میں (غیر اللہ کی) آواز پڑتی ہے اور ہماری بائیں طرف سے بھی ہمارے کانوں میں (غیر اللہ کی) آواز پڑتی ہے لیکن ہمیں حکم یہ ہے کہ نہ تم دائیں طرف سے آنے والی آوازوں کی طرف متوجہ ہو کر اپنے اوقات اور کوششوں کو ضائع کرو اور نہ اپنی بائیں طرف سے آنے والی آوازوں کی طرف متوجہ ہو کر اپنی کوششوں اور تدبیروں کو ضائع کرو بلکہ خدا تعالیٰ نے تمہیں ایک سیدھی راہ بتائی ہے شاہراہ غلبہ دین حق کی تمہیں معرفت عطا کی ہے اور تمہیں اس پر کھڑا کیا ہے اور تمہیں اپنے فضل سے اس پر چلایا ہے تم سیدھے اس شاہراہ دین حق پر چلتے چلے جاؤ نہ

باقی صفحہ 7 پر

## ضروری اعلان

○ احباب کی اطلاع کے لئے یہ ضروری اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا پروگرام ترجمہ کلام الٰہی کلاس روزانہ شام چھ بجے احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ کیا جا رہا ہے۔ حضرت صاحب کے بیرون از برطانیہ قیام کے دوران یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ اس کے بعد اوقات کا نیا اعلان کیا جائے گا۔

(نظارت اشاعت)

## سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب دفتر نظارت اصلاح و ارشاد اطلاع دیتے ہیں۔

○ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام نبی چیمہ صاحب چک نمبر 141 مراد ضلع بہاولنگر مورخہ 96-8-15 کو وفات پا گئی ہیں۔ آپ مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ تنزانیہ کی والدہ تھیں۔ اور موصیہ تھیں ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور مورخہ 96-8-16 بعد فجر بیت المبارک میں مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا اور تدفین کے بعد دعا کروائی۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مورخہ 96-8-26 کو بعد دوپہر مکرم محمد اسحاق صاحب عمر 19 سال محلہ دار العلوم جنوبی ربوہ اپنے گھر کے قریب دریائے چناب کے سیلابی پانی میں ڈوب گئے ان کو بچانے کے لئے ان کے والد مکرم محمد اسماعیل صاحب عرف بوٹا عمر 38 سال نے پانی میں چھلانگ لگا دی۔ مگر باپ بیٹا دونوں پانی میں ڈوب کر وفات پا گئے۔ اس واقعہ میں ایک اور نوجوان ظفر احمد بھی ڈوبنے لگا تھا۔ مگر اسے فضل عمر ہسپتال میں لا کر انتہائی نگہداشت کے وارڈ C.C.U میں داخل کیا گیا جہاں اسے ہوش آ گیا۔ مکرم بوٹا صاحب شادیوں وغیرہ پر کھانے پکوائی کا کام کرتے تھے۔ اور ربوہ میں معروف تھے۔ قادیان جا کر بھی خدمات انجام دیتے رہے۔ بوٹا صاحب کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ پانچ بچیاں اور ایک اڑھائی سالہ بیٹا ہے۔ اگلے روز ان کے جنازے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں مکرم سید احمد علی شاہ

باقی صفحہ 7 پر

## کامل محبت اور کامل خوف یہی دونوں چیزیں ہیں جو گناہ سے روکتی ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
بمقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

یکم- تبوک 1375 ھش    یکم - ستمبر 1996ء

# خدا کے ذکر کا مطلب

انسان کر سکے یا نہ کر سکے اس کی فطرت اس سے تقاضا کرتی ہے کہ وہ نیکیاں کرے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں جو کبھی نہ کبھی کوئی نہ کوئی نیکی نہ کرتا ہو۔ کچھ لوگ زیادہ نیکیاں کرتے ہیں کچھ کم۔ ایسے لوگ جنہیں بظاہر اچھا نہیں سمجھا جاتا ان کی زندگی پر بھی غور کیا جائے تو ہم دیکھیں گے کہ ان کے بہت سے کاموں کو نیکی کہا جا سکتا ہے۔ ان کا اپنے ماں باپ سے سلوک۔ ان کا اپنے بچوں سے سلوک۔ ان کا اپنے دوستوں سے سلوک۔ ان کا معاشرے میں لین دین۔ ان سب باتوں میں سے کسی نہ کسی میں وہ نیکی ضرور کرتے ہیں۔ ایسا تو کوئی شخص ہو ہی نہیں سکتا۔ جو 'الف' سے 'ی' تک برا ہی برا ہو۔ جس کی زندگی کا ہر فعل اور جس کی زبان سے نکلی ہوئی ہر بات بری سمجھی جائے نیکی انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ فطرت مسخ بھی ہو جائے تو کوئی نہ کوئی شعبہ ایسا ضرور موجود رہتا ہے جس میں انسان نیکی پر مائل ہوتا ہے اور نیکی کرتا بھی ہے۔ اور اگر واقعی ہماری فطرت نیکی کا تقاضا کرتی ہے۔ جیسا کہ وہ کرتی ہے تو ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ بڑی بڑی نیکیاں کیا ہیں۔ بلکہ یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ سب سے بڑی اور موثر نیکی کیا ہے۔ یہ بھی یاد رکھنے والی بات ہے کہ دنیا کے سارے سازوسامان حاصل ہو جانے کے بعد بھی انسان کو سکون نہیں ملتا۔ لیکن نیکی کرنے کے بعد دل کو سکون ہو جاتا ہے اور جوں جوں انسان نیکیوں میں بڑھتا ہے اسے سکون قلب حاصل ہوتا چلا جاتا ہے۔ دنیا کا سازوسامان اس کی نظروں میں ہیچ ہو جاتا ہے اور وہ بڑھ چڑھ کر نیکیاں کرنے لگتا ہے۔

ہمیں بتایا گیا ہے کہ سب سے بڑی نیکی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ سب جہانوں کا مالک ہے وہ جسے جو چاہے دے سکتا ہے اور جس سے جو چاہے چھین سکتا ہے۔ اگر ہم اس کا ذکر کریں تو ہم اس کے قریب ہوتے چلے جائیں گے۔ ہماری اس سے دوستی بڑھتی چلی جائے گی۔ اور جس طرح ایک دوست دوسرے دوست کے لئے سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ بھی ہمارے لئے سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے جو سکینت حاصل ہوتی ہے اس کا کوئی بدل نہیں۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ ذکر ہے کیا؟ کیا ذکر اس بات کو کہتے ہیں کہ ہم ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیتے رہیں۔ یا کچھ اور بات۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم جتنا بھی اس پر غور کریں گے یہ بات کھل کر ہمارے سامنے آتی چلی جائے گی۔ کہ محض اس کا نام لینا ذکر میں شامل نہیں یا صرف اسی کو ذکر نہیں کہا جا سکتا۔ ذکر کا اصل مفہوم یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی نعماء کا خیال دل میں لائے۔ اپنی زندگی کے ہر لمحے پر غور کرے۔ اور دیکھے کہ اسے خدا تعالیٰ نے کیا کچھ دیا ہوا ہے اور کیا کچھ دیتا چلا جاتا ہے۔ اور ان ساری باتوں کے لئے اگر وہ خدا تعالیٰ کا شکر کرے تو یہ صحیح معنوں میں ذکر کہلائے گا پس ذکر کے لئے جس سے ہمارے دلوں کو سکینت اور طمانیت حاصل ہوتی ہے یہ ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے انعامات پر غور کرتے رہیں اور اس کا شکر ادا کرتے رہیں۔ ہماری زندگی کی ایک ساعت بھی ایسی نہیں ہے جس میں وہ ہم پر انعام نازل نہیں کر رہا ہوتا۔ ایک سانس آنے کے بعد کون کہہ سکتا ہے کہ وہ دوسری سانس بھی لے سکنے کی طاقت رکھتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی کا فضل اور احسان ہے اور اس کا انعام ہے کہ ہمیں دوسری دفعہ سانس لینے کا موقعہ ملتا ہے اور پھر تیسری دفعہ اور پھر ہم سانس لیتے چلے جاتے ہیں۔ گویا کہ ہماری زندگی کا ہر لمحہ ہمارے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ایک انعام ہے۔ اور باقی ہر چیز بھی جو ہمارے پاس ہے جو ہمارے اردگرد ہے اور ہمیں نفع پہنچا رہی ہے وہ اسی کا انعام ہے۔ پس ذکر کے لئے یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ ذکر دراصل اس کے انعامات پر غور اور اس کے شکر کا نام ہے۔ اور جوں جوں ہم اس بات پر غور کریں گے اور اس کا شکر کریں گے اس کے انعامات ہم پر بڑھتے چلے جائیں گے اور ہمیں مزید شکر کا موقعہ ملے گا۔ پس ذکر ہمارے لئے سکینت اور طمانیت مہیا کرتا ہے اور ذکر ہوتا اس طرح ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے انعامات پر غور کریں اور اس کا شکر ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

---

○

زمیں چاہتا نہ فلک چاہتا ہُوں
نہ دولت نہ حُور و مَلک چاہتا ہُوں
ترے حُسن کی اک جھلک چاہتا ہُوں
ترے نور کی اِک چمک چاہتا ہُوں
ترا عشق ذاتی ہے میری مُراد
میں چہرے کی تیری دمک چاہتا ہُوں
معاصی کی دلدل میں مَیں پھنس گیا ہُوں
تری معرفت کی مہک چاہتا ہُوں
مَیں غیروں کی اُلفت سے پاؤں رہائی
ترے پیار کی اک چٹک چاہتا ہُوں
نہ ہمّت نہ طاقت نہ قوّت ہے مجھ میں
ترا رحم و فضل و کُمک چاہتا ہُوں
رہِ حق میں سہنے پڑیں جو مصائب
نہ ہو اس میں کوئی جھجک چاہتا ہُوں
ضرورت پڑے تیرے دیں کو جو میری
کروں جاں فدا بے دھڑک چاہتا ہُوں
تری یاد میں بس کٹے زندگانی
مَیں اپنی نوا میں چہک چاہتا ہُوں
تمنّا ہے ہو نیک انجام میرا
نہ جاؤں کہیں مَیں بھٹک چاہتا ہُوں

الفرقان دسمبر 1972ء    چوہدری فتح محمد ایم اے

---

"آج" تو شام کے ڈھلتے ہی گزر جاتا ہے
"کل" فقط کل ہی نہیں بات ہے مستقبل کی
آپ بھی سوچ کے دیکھیں کہ یہ سچ ہے کہ نہیں
بات جو میں نے کہی ہے' وہ ہے میرے دل کی

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع

# افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

اس موقع سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے اور نظام کے تابع گہری نظر ڈال کر تمام علاقوں پر، تمام حلقوں پر، تمام محلوں اور گلیوں اور گھروں پر نظر ڈال کر نظام جماعت کی جتنی شکلیں ہیں ان کو مستعدی کے ساتھ اس طرح توجہ دینی چاہئے کہ آج کل کے حالات سے سب سے بڑا فائدہ یہ اٹھائیں کہ (عبادت) جو خدا نے آسان کر دی ہے اسے رائج کر دیں کیونکہ خاشعین کے لئے (عبادت) آسان ہو جاتی ہے۔ یہ خشوع کا دور تو کبھی بھی اہل ایمان کے اوپر ختم نہیں ہو سکتا لیکن بعض دفعہ نسبتاً پردے کے پیچھے چلا جاتا ہے اور کھلے طور پر صرف عارفوں کے لئے رہ جاتا ہے۔ اور برخلاف اس کے بعض اوقات اللہ کی یہ نعمت اترتی ہے اور عام ہو جاتی ہے۔ آج کل یہ کیفیت ہے اس لئے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ (عبادت) کے سلسلہ میں ایک اور مضمون بھی کلام الہی۔ نے عبادت کی تحریک کے طور پر باندھا ہے اور وہ بھی آج کے حالات کے اوپر پوری طرح اطلاق پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ (کلام الہی) میں شیطان کا ذکر کر کے فرماتا ہے (-) کہ بعض ایسے دور آتے ہیں کہ شیطان پوری کوشش کرتا ہے کہ تمہیں خدا کے ذکر سے اور عبادات سے غافل کر دے یا تمہارے رستے میں روک بن جائے، تمہیں (عبادت) سے روک دے (-) اے میرے بندو! کیا جب تمہیں عبادت سے زبردستی روکا جائے گا، میری عبادت سے روکا جائے گا تو کیا تم رک جاؤ گے؟ کتنا عظیم الشان چیلنج ہے اور خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنا فخر کیا ہے اور ناز فرمایا ہے۔ (عبادت) کا یہ مضمون دراصل شیطان کے لئے چیلنج ہے۔ فرمایا تم میرے بندوں کو عبادت سے روکنے کے لئے زور لگا لو یہ رکنے والے لوگ نہیں، جو میرے بندے ہیں وہ (عبادت) سے نہیں رک سکتے... اب شیطان کے لئے چیلنج ہے کہ تم زور لگا لو اور دوسری طرف احمدیوں کو خدا کا ناز ابھار رہا ہے، خدا کی توقعات جو احمدیوں سے ہیں وہ ان کو اس کام کے لئے انگیخت کر رہی ہیں اور وہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ پہلے نہیں بھی پڑھتے تھے اب اس ضد میں ضرور پڑھیں گے کہ چونکہ شیطان (عبادت) سے روک رہا ہے اس لئے ہم نے (عبادت) ضرور کرنی ہے (-) اس وقت اگر کچھ لوگ (عبادات) سے محروم اور خالی ہاتھ نکل گئے تو اس سے زیادہ بڑی محرومی متصور نہیں ہو سکتی۔ پس وہ فتح جس کی تیاری کی تمنا آپ رکھتے ہیں اس کا علاج بھی (عبادت) ہی بتایا گیا ہے۔ یہ دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔ جب تک آپ (عبادت) کے اوپر صبر کے ساتھ قائم نہیں ہوں گے اور عبادت سے غفلت کا علاج یہ حالات ہیں جن حالات میں آپ کے دل میں تمنا پیدا ہو رہی ہے۔ کیسا عظیم الشان مربوط مضمون ہے۔ فرمایا آج تمہارے لئے یہی موقع ہے جب کہ تم ترس رہے ہو فتح کو۔ تو اب اس تمنا کو ایسی قدروں میں تبدیل کر دو جو ہمیشہ زندہ رہنے والی قدریں ہیں، جو تمہیں ہمیشہ زندہ کر دینے والی قدریں ثابت ہو سکتی ہیں اور وہ ہیں عبادت کی محبت (عبادت) سے گہرا تعلق، اس پر خود کھڑے ہو جانا اور اس پر دوسروں کو کھڑا کر دینا۔ اور جو دوسروں کو کھڑا کرنے کا مضمون ہے وہ بھی صبر کو چاہتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-) کہ اپنے اہل کو (عبادات) کی تلقین کیا کرو لیکن اس پر پھر صبر کے ساتھ قائم ہو جاؤ۔ صبر کا مضمون صرف دکھ سے تعلق نہیں رکھتا کہ کوئی دکھ دے تو اس کو برداشت کر لیا جائے۔ عربی میں صبر کئی مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً اگر عرب کسی گھوڑی یا جانور کو کہیں بھوکا بند کر دیتے تھے تو اس کے لئے بھی صبر کا لفظ استعمال ہوتا تھا۔ وہ صبر کا فعل استعمال کرتے تھے یہ کہتے ہوئے کہ ہم نے اس جانور کو صبر کر دیا ہے یعنی ایسی حالت میں رکھ دیا ہے کہ جہاں اسے صبر کرنا ہی پڑے گا۔ پھر صبر کا مضمون آقا کی نسبت سے غلام کے لئے استعمال ہوتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آقا نے جو جو پابندیاں لگائی ہیں غلام ان پابندیوں میں جکڑا جائے اور ان پابندیوں سے باہر نکلنے کا کوئی تصور اس کے لئے ممکن نہ رہے۔ پھر صبر کا مضمون اس بات سے بھی تعلق رکھتا ہے کہ جبر کیا جائے اور انسان نہ بولے۔ صبر کا ایک معنی خاموشی ہے مگر ایسی خاموشی جبکہ Torture کر کے یعنی تکلیفیں دے کر کوئی بات نکلوانے کی کوشش کی جا رہی ہو اور کوئی آدمی خاموش رہے۔ اور صبر کا ایک مضمون بولنے سے بھی تعلق رکھتا ہے کہ جب بات کرنا جرم بنا دیا جائے، جب بات پر پہرے بٹھائے جا رہے ہوں اس وقت ضرور بولے۔ چنانچہ کلام الہی نے اس مضمون کو اس طرح بیان فرمایا (-) وہاں اس مضمون کا خاموشی سے تعلق نہیں ہے بلکہ قوت نطق سے تعلق ہے، قوت گویائی سے تعلق ہے۔ فرمایا کہ وہ لوگ حق کے ساتھ حق کی بات کرتے ہیں۔ وہ غلط بات نہیں کہتے مگر حق کی بات کہنا ان کا حق بن جاتا ہے اور وہ اس حق کو کسی قیمت پر نہیں چھوڑتے (-) وہ حق کے ساتھ چمٹ جاتے ہیں اور اس بات کو کہتے ہی چلے جاتے ہیں۔ تو صبر کے بہت وسیع معانی ہیں چنانچہ عبادت سے پہلے عبادت سیکھنے کے لئے صبر کا مضمون بیان کر دیا اور دوسروں کو عبادت سکھانے کے لئے بھی صبر کا مضمون بیان فرما دیا کہ تم مستقل مزاجی کے ساتھ چمٹ جاؤ اور اس عادت کو چھوڑو نہیں، کہتے چلے جاؤ، کہتے چلے جاؤ، کہتے چلے جاؤ پھر جا کے تمہیں مقصد حاصل ہو گا۔

عبادت کے اس پہلو کے لحاظ سے نہ صرف پاکستان میں جہاد کی ضرورت ہے بلکہ ساری دنیا میں ضرورت ہے کیونکہ آیت کا وہ ٹکڑا جو میں نے پڑھ کر آپ کو سنایا ہے (-) اس سے پہلے یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ شیطان تمہیں خمر جوا بازی اور دوسری عیاشیوں میں مبتلاء کر کے تمہیں خدا سے دور لے جانا چاہتا ہے آپس میں لڑانا چاہتا ہے۔ اور سب سے بڑا اور آخری مقصد شیطان کا یہ ہے کہ تمہیں عبادت سے باز رکھے (-) تو جہاں جبر ظاہری صورت میں نہیں ہے وہاں لالچ اور حرص کی صورت میں کیا جا رہا ہے۔ یہ بھی شیطان کی طرف سے آپ کے اوپر ایک جبر ہے لیکن یہاں کئی قسم کی کھیلیں ہیں کسی قسم کی دلچسپیاں ہیں بہت سے آرام کے ذرائع ہیں وڈیو عام ہے گانے عام ہیں۔ اتنے Detention کے ذریعے ہیں، توجہ کو بانٹنے کے ذریعے ہیں خدا تعالیٰ کے ذکر سے کہ یہاں شیطان اور رنگ میں جولانی دکھا رہا ہے اور یہ جولانی بعض دفعہ اس سے زیادہ سخت ثابت ہوتی ہے جیسی کہ آج کل... دکھائی جا رہی ہے کیونکہ وہاں لازماً کھلے حملے کے نتیجہ میں صاحب ایمان کی غیرت جوش میں آتی ہے، (کیا تم رکنے والے ہو) کا مضمون کھل کر سامنے آ جاتا ہے۔ اور یہاں یہ مضمون مخفی رہتا ہے یہاں جب شیطان لالچوں کی طرف بلاتا ہے حرص و ہوا کی طرف بلاتا ہے تو آپ کو فوری طور پر یہ محسوس ہی نہیں ہوتا کہ خدا سے باز رکھنے کے لئے آپ کو چیلنج کیا جا رہا ہے اس لئے مقابل پہ جو دفاعی قوتیں غیرت اور محبت کے نتیجہ میں بیدار ہوا کرتی ہیں وہ مخفی رہ جاتی ہیں وہ خفتہ رہ جاتی ہیں تو اس لحاظ سے بہت زیادہ خطرات ہیں۔ تمام مغربی سوسائٹی میں اس جہاد کی بڑی شدید ضرورت ہے اور پھر افریقہ وغیرہ کے ان علاقوں میں بھی جہاد کی ضرورت ہے جہاں کہ قوموں کو ایک لمبے عرصے سے روحانیت کی پیاس ہے۔ چونکہ ان کو ان باتوں کی عادت نہیں پڑی اس لئے ان کو نئی عادتیں ڈالنا ہی ایک بڑی محنت کا کام ہے۔ روحانیت کی پیاس ہے تبھی وہ مذہبی ہیں۔ جب میں کہتا ہوں کہ روحانیت کی پیاس ہے تو میری مراد ہے کہ اگر ایک مشرک بھی شرک میں جوش دکھاتا ہے اور ایک Superstitious آدمی جو توہمات کی دنیا میں خوب دلچسپی لیتا ہے یہ ساری اس پیاس کی علامتیں ہیں۔ افریقہ اس لحاظ سے بہت ہی پیاسا ہے کیونکہ بنیادی طور پر افریقن مذہبی ہیں وہ مذہب کے بغیر نہیں رہ سکتے... افریقہ کو اس پہلو سے دوسرے علاقوں کے اوپر فوقیت حاصل ہے کہ وہاں احمدیوں کے لئے کام کے آغاز کی گنجائش ہے۔ کام کو آگے بڑھانے کے لئے پھر روکیں پیدا ہوں گی۔ وہاں کے حالات وہاں کے جنگلات، وہاں رابطے کی مشکلات وہاں کی بدامنیاں یہ سب چیزیں آڑے آئیں گی۔ ہر جگہ پہنچنے کے لئے ذرائع میسر نہیں ہیں تو آج کل بدقسمتی سے دنیا کی بڑی طاقتوں کی آپس کی چپقلش نے سارے افریقہ کا امن برباد کر رکھا ہے جہاں بظاہر امن نظر آ رہا ہے وہاں بھی حالات بہت بدتر ہو چکے ہیں۔ ان حالات میں شیطان نے وہاں احمدی مربیان کے لئے ہر قسم کی مشکلات بھی پیدا کر دی ہیں۔ ایک بھی جگہ آپ کو دنیا میں ایسی نظر نہیں آئے گی جہاں شیطان نے ذکر الہی کی راہ میں روڑے نہ اٹکا رکھے ہوں۔ ایک بھی جگہ آپ کو ایسی نظر نہیں آئے گی جہاں شیطان نے مخفی طور پر یا کھل کر عبادتوں پر حملہ نہ کر رکھا ہو۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے لئے عالمگیر جہاد کی ضرورت ہے کہ وہ عبادتوں اور بالخصوص پنجگانہ عبادت کو قائم کرنے، اور اس مہم کو آگے بڑھانے اس میں وسعت پیدا کرنے، اس میں رفعت پیدا کرنے اور اس میں گہرائی پیدا کرنے کی پوری کوشش کرے۔

(از خطبہ 8- نومبر 1985ء)

## ایک اچھی بات

مرنے کے بعد سب قومیں جاتی رہتی ہیں خدا تعالیٰ کے حضور قومیت کا کوئی رنگ نہیں۔ اور کوئی شخص محض اعلیٰ خاندان میں سے ہونے کی وجہ سے نجات نہیں پا سکتا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

توبہ کے درخت بولو تا تم اس کے پھل کھاؤ۔ توبہ کا درخت بھی بالکل ایک باغ کے درخت کی مانند ہے جو بھی حفاظتیں اور خدمات اس باغ کے لئے جسمانی طور پر ہیں وہی اس توبہ کے درخت کے واسطے روحانی طور پر ہیں پس اگر توبہ کے درخت کا پھل کھانا چاہو تو اس کے متعلق قوانین اور شرائط کو پورا کرو۔ ورنہ بے فائدہ ہو گا۔ یہ خیال نہ کرو کہ توبہ کرنا مرنا ہوتا ہے۔ خدا قلیل شئے سے خوش نہیں ہوتا۔ اور نہ وہ دھوکا کھاتا ہے۔ دیکھو تم اگر بھوک کو دور کرنے کے لئے ایک لقمہ کھانے کا کھاؤ یا پیاس کے دور کرنے کے لئے ایک قطرہ پانی کا پیؤ تو ہرگز تمہاری مقصد براری نہ ہو گی۔ ایک مرض کے دفع کرنے کے واسطے ایک طبیب جو نسخہ تجویز کرتا ہے جب تک اس کے مطابق پورا پورا عمل نہ کیا جاوے تب تک اس کے فائدہ کی امید امر موہوم ہے۔ اور پھر طبیب پر الزام۔ غلطی اپنی ہی ہے اسی طرح توبہ کے واسطے مقدار ہے۔ اور اس کے بھی پرہیز ہیں۔ بدپرہیز بیمار تندرست نہیں ہو سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب

تحدیث نعمت سے ایک اقتباس

# لیبیا کی آزادی کے لئے پاکستان کی مساعی

دول متعلقہ میں سے ایک طرف ریاست ہائے متحدہ برطانیہ اور فرانس' اور دوسری طرف اٹلی کے درمیان یہ سمجھوتہ ہو چکا تھا کہ اطالوی نو آبادیات میں سے لیبیا کی تقسیم اس طرح ہو گی کہ شرقی حصے Cyrenacia پر برطانیہ کی نگرانی بطور امین Trustee کے ہو گی- وسطی اور مرکزی حصے Tripoli کی ٹرسٹی شپ اٹلی کے سپرد ہو گی اور مغربی حصے Fezzan کی ٹرسٹی شپ فرانس کے سپرد- اور یہ تینوں طاقتیں دس سال کے عرصہ میں ان علاقوں کو ایک متحد آزاد ملک کی حیثیت سے اختیار کرنے کے لئے تیار کریں گی- اس سمجھوتے کو برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون اور اٹلی کے وزیر خارجہ کونٹ سفورزا کے اسمائے گرامی کی نسبت سے بیون سفورزا پیکٹ کا نام دیا گیا تھا- جب یہ مسئلہ اسمبلی میں زیر بحث آیا تو اسی سمجھوتے کے مطابق قرارداد اسمبلی میں پیش کی گئی-

اطالوی معاہدہ امن کی متعلقہ شق میں درج تھا کہ اس مسئلہ کے جنرل اسمبلی میں زیر بحث آنے کی صورت میں اسمبلی نو آبادیات کی رائے عامہ کو مناسب وزن دے گی- لیبیا کا ایک نمائندہ بسر کردگی السید بشیر سوداوی دوران بحث نیویارک میں موجود تھا- یہ وفد اراکین اسمبلی کو لیبیا کی رائے عامہ سے مطلع کرنے کی سرگرم کوشش میں مصروف تھا- وفد کا کہنا تھا کہ لیبیا کا ہر طبقہ مجوزہ قرارداد کا سخت مخالف ہے انہیں لیبیا کے حصے بخرے کئے جانے منظور نہیں- وہ جلد سے جلد اپنے وطن کی آزادی کے خواہش مند ہیں اور کسی صورت اپنے وطن کے معاملات اور مستقبل میں اطالوی مداخلت کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں- مغربی طاقتیں اپنا تمام اثر ورسوخ قرارداد کی تائید میں صرف کر رہی تھیں- لاطینی امریکن ریاستیں اگرچہ حق خود اختیاری اور رائے عامہ کی تائید پر زور دیتی تھیں- لیکن ان کا کہنا تھا کہ اٹلی ان کی تمدنی اور معاشرتی اقدار کا منبع ہے اس لئے وہ ٹریپولی کی نگرانی اٹلی کو سپرد کئے جانے کی تائید میں ضرور رائے دیں گے- اٹلی نے اپنے تیس سالہ اقتدار کے زمانہ میں لیبیا کی عرب آبادی کے ساتھ نہایت ظالمانہ سلوک روا رکھا تھا- 1912ء کی جنگ میں اٹلی کے لئے ترکی افواج کو لیبیا میں پسپا کر دینا تو کچھ دشوار ثابت نہ ہوا لیکن اس کے بعد ملک کی عرب آبادی کو زیر اقتدار لانے میں اٹلی کو بہت مشکل کا سامنا ہوا- اٹلی کی طرف سے اس مہم کو سر کرنے کی ذمہ داری مارشل بڈوگلیو پر ڈالی گئی- انہوں نے اپنی "قیام امن" Pacifiction کی پالیسی کی سرانجام دہی میں نہایت درجہ وحشت اور بربریت کے طریق اختیار کئے- مثلاً ایسے شیوخ یا قائدین جو کسی قیمت پر اطالوی اقتدار کے سامنے سرخم کرنے پر رضامند نہ ہوتے انہیں جبراً ہوائی جہاز میں کئی ہزار فٹ کی بلندی پر لیجا کر جہاز سے نیچے گرا دیا جاتا یا کوئی ریگستانی آبادی اطالوی اقتدار کا جوا اپنی گردن پر اٹھانے سے انکار کرتی تو مارشل بڈوگلیو کا توپ خانہ آبادی کے گرد گھیرا ڈال دیتا اور آبادی کے پانی کے ذخیروں میں بھاری مقدار میں زہر ڈال دیا جاتا محصور آبادی میں سے جو باہر نکلنے کی کوشش کرتے تھے اطالوی توپ یا بندوق کا نشانہ بنتے اور جو باہر نکلنے کی کوشش نہ کرتے وہ پیاس یا زہر آلود پانی پینے سے تڑپتے ہوئے جان دیتے- مارشل بڈوگلیو کے "قیام امن" کے منصوبے کی تفاصیل دوران بحث میں اسمبلی کے روبرو بیان کی گئیں-

اٹلی کے حمایتیوں کی طرف سے اس کے جواب میں یہی کہا جاتا رہا کہ یہ سب مسولینی اور اس کے گروہ کی کرتوتیں تھیں اور اب جبکہ خود اٹلی والوں نے مسولینی کی پارٹی اور اس کی پالیسی کو ختم کر کے ان جرائم سے بیزاری کا ثبوت مہیا کر دیا ہے تو اٹلی پر پورا اعتماد کیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے فرائض کو تہذیب اور دیانتداری کے ساتھ انجام دے گا اور برطانیہ اور فرانس کے دوش بدوش لیبیا کو آزادی کے لئے تیار کرنے کی سرگرم کوشش کرے گا- لیکن ان کا یہ کہنا تو لیبیا کے وفد کو مطمئن کر سکا نہ ہماری تسلی کا موجب ہوا-

ہمیں مجوزہ قرارداد بعض اور وجوہ سے بھی ناقابل قبول معلوم ہوتی تھی- ہمیں لیبیا کو کسی ایک طاقت یا ایک سے زائد طاقتوں کی نگرانی میں دینا منظور نہ تھا' ہم چاہتے تھے کہ لیبیا جلد سے جلد آزاد ہو اس لئے دس سالوں کی میعاد بھی ہمیں پسند نہ تھی- مزید برآں ملک کا تین حصوں میں تقسیم کیا جانا ہمیں گوارا نہ تھا- ہم جانتے تھے کہ اگر قرارداد کے مطابق لیبیا کو تقسیم کر دیا گیا تو یہ ٹکڑے پھر کبھی اکٹھے نہ ہو سکیں گے- مشرقی حصہ کی عملداری انگریزی ہو گی' وسطی حصے کی اطالوی اور مغربی حصے کی فرانسیسی' یہ اختلاف خود اتحاد اور آزادی کے رشتہ میں روک اور بہانہ ہو جائے گی-

بحث کے دوران اسمبلی میں ہماری طرف سے ان سب امور کی وضاحت پورے طور پر کر دی گئی- ان وجوہات کے علاوہ ایک اور امر میرے لئے بہت پریشانی کا موجب تھا- میں سمجھتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اٹلی کو شکست دے کر اور اتحادیوں کو ان کے اپنے ہاتھوں سے اسمبلی کے فیصلہ کا پابند بنا کر لیبیا کی آزادی کا سامان فرما دیا ہے اب مغربی طاقتوں کی یہ قرارداد لیبیا کی آزادی کے رستہ میں حائل ہو گئی ہے- مغربی طاقتوں نے تو سمجھا ہو گا کہ جو تجویز وہ کریں گے اسمبلی اس پر مہر تصدیق ثبت کر دے گی میرا خیال تھا کہ اگر ہم اس تجویز کو رد کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور لیبیا کے جلد آزاد ہونے کی صورت پیدا ہو جائے تو شمال مغربی افریقہ کے تینوں عرب ممالک یعنی تونس' الجزائر اور مراکش کی آزادی کا رستہ بھی کھل جائے گا- اس لئے میری نگاہ میں مجوزہ قرارداد کا رد کیا جانا ازبس ضروری تھا- مغربی طاقتوں نے ٹریپولی کی نگرانی اٹلی کے سپرد کرنے کی تجویز سے لاطینی امریکن ریاستوں کی تائید حاصل کر لی تھی- اس وقت اقوام متحدہ کی رکنیت ساٹھ سے کم تھی- اقوام متحدہ کے میثاق کی دفعہ 18 کی رو سے قرارداد کی منظوری کے لئے دو تہائی آراء درکار تھیں- بحث کے دوران ہمیں اندازہ ہوا کہ 15- اراکین تو یقیناً قرارداد کے خلاف رائے دیں گے لیکن اگر دو چار اراکین رائے دینے سے اجتناب بھی کرتے اور آراء شماری میں 54 اراکین مخالف یا موافق رائے دیتے تو قرارداد کی منظوری کے لئے 36 آراء درکار ہوتیں اور نامنظوری کے لئے 19 اپنی طرف سے پوری کوشش کرنے کے بعد بھی ہمیں قرارداد کے خلاف صرف 15 آراء ملنے کا یقین تھا-

عرب ریاستیں تو قرارداد کے خلاف تھیں- لیکن اس وقت صرف چھ عرب ریاستیں اقوام متحدہ کی رکن تھیں- ان میں سے مصر کے وزیر خارجہ خشابہ پاشا بھی پوری جدوجہد کر رہے تھے اور ہم دونوں آپس میں مشورے کرتے رہتے تھے- بحث کا آخری دن آ پہنچا اور قرارداد کے خلاف 15- آراء سے زیادہ کا امکان نظر نہیں آتا تھا- میری طبیعت میں سخت اضطراب تھا- اسی اضطراب کی حالت میں میں نے عبادت ظہر میں نہایت عجز و انکسار سے رب العالمین کی درگاہ میں زاری کی کہ الہ العالمین! ہم گنہگار نافرمان پر تقصیر ہیں لیکن آخر تیرے بندے ہیں- تو ہم پر رحم کی نظر فرما- فلسطین کے معاملہ میں ہمیں زک ہوئی- اب لیبیا کا معاملہ فیصلے کو پہنچنے والا ہے- اس علاقہ میں تیرے بے کس بندے بڑے مظالم کا نشانہ بنے رہے ہیں تو اپنے فضل و رحم سے ہمیں وہ رستہ دکھا جس پر چل کر ہم تیرے مظلوم بندوں کی رہائی اور مخلصی کی تدبیر کر سکیں- تیسری رکعت کے پہلے سجدہ میں جاتے ہوئے دفعتاً اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال فضل و رحم سے ایک ترکیب کی تفہیم فرما دی- جونہی میں نے عبادت ختم کی ٹیلیفون کی گھنٹی بجی- اقوام متحدہ میں مصر کے مستقل نمائندے محمود فوزی صاحب نے فرمایا میرے وزیر خارجہ دریافت کرتے ہیں تم کب تک آنے کا ارادہ رکھتے ہو- وہ چاہتے ہیں کہ جلد آ جاؤ تو سہ پہر کا اجلاس شروع ہونے سے پہلے کچھ مزید غور کر لیں- میں وزیر خارجہ مصر کی خدمت میں حاضر ہو گیا- انہوں نے پوچھا کچھ مزید غور کیا ہے اور کوئی تجویز ذہن میں آئی ہے؟ میں نے کہا ہاں آئی ہے یا یوں کہیئے ذہن میں ڈالی گئی ہے- اب تک ہم اس کوشش میں رہے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے پوری قرارداد کے خلاف آراء حاصل کی جائیں- اس کوشش کے نتیجہ میں تو ہمیں صرف 15 مخالف آراء حاصل ہو سکتی ہیں جو قرارداد کے رد کرنے کے لئے کافی نہیں- ہمیں کم سے کم تین چار اور مخالف آراء درکار ہیں اور ان کے حاصل ہونے کی بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آتی- اب ہماری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ جو ممالک برطانیہ یا فرانس کی خوشنودی کی خاطر برطانیہ کو Cyrenaica اور فرانس کو فیضان کی نگرانی سپرد کرنے کے موید ہیں ان میں سے تین چار کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ اس قرارداد میں برطانوی اور فرانسیسی نگرانی والی شقوں کی تائید میں رائے دینے کے بعد تیسری شق جس میں ٹریپولی کی نگرانی اٹلی کے سپرد کرنے کی تجویز ہے' کے مخالف رائے دیں-

**خشابہ پاشا** اگر ایسا ہو بھی جائے تو کیا حاصل ہو گا؟

**ظفراللہ خان** حاصل یہ ہو گا کہ تیسری شق قرارداد سے خارج ہو جائے گی-

**خشابہ پاشا** لیکن ملک تو پھر بھی تقسیم ہو جائے گا برطانیہ اور فرانس کو مجوزہ علاقوں میں نگرانی سپرد کر دی جائے گی- تم خود اب تک مصر رہے ہو کہ لیبیا کی تقسیم نہیں ہونی چاہئے اب تم نے یکایک اپنی رائے کیوں بدل لی ہے؟

**ظفراللہ خان** میں نے رائے نہیں بدلی- میں اب بھی یہی چاہتا ہوں کہ لیبیا کی تقسیم ہرگز نہیں ہونی چاہئے- اگر میری بیان کردہ ترکیب سے تیسری شق قرارداد سے خارج ہو گئی تو کوئی تقسیم نہیں ہو گی-

**خشابہ پاشا** وہ کیسے؟

**ظفراللہ خان** اگر ٹریپولی کی نگرانی اٹلی کے سپرد نہ ہوئی تو لاطینی امریکن ریاستیں بقیہ قرارداد کو قبول نہیں کریں گی- اور تینوں شقوں پر رائے شماری کے بعد جب مجموعی طور پر ساری قرارداد پر رائے شماری ہو گی تو لاطینی امریکن ریاستیں اس کے خلاف رائے دیں گی-

**خشابہ پاشا** (خوشی سے اچھل کر) خوب تجویز ہے- میرے ذہن میں بالکل نہیں آئی تھی- پھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب کیسے کیا جائے؟ وقت بہت تھوڑا ہے۔ آج شام رائے شماری ہو جائے گی۔

**ظفراللہ خان** لاطینی امریکن ممالک میں ہائٹی (Haiti) ایک ایسا ملک ہے جس کا اٹلی سے کوئی تعلق نہیں۔ ایک تو ان کے ساتھ کوشش ہونی چاہئے ان کی زبان فرانسیسی ہے۔ آپ کے وفد میں سے کوئی صاحب ان کے ساتھ بات چیت کریں۔ سر-بی-این- راؤ ہندوستانی نمائندے کے ساتھ میں بات کرتا ہوں۔ مزید غور کے نتیجہ میں اگر کسی اور ریاست کے متعلق بھی ایسی توقع ہو سکے تو ان کے ساتھ بھی اس نہج پر بات کی جائے۔ میں فوراً سربی-این- راؤ کی تلاش میں گیا۔ وہ جلد مل گئے۔ میں نے دریافت کیا۔ آپ کس طرف رائے دیں گے؟

**سربی-این-راؤ** مجھے حکومت کی طرف سے ہدایت ہے کہ ہم ریزولیوشن کی شقوں پر علیحدہ علیحدہ رائے شماری میں حصہ نہ لیں لیکن جب قرارداد پر مجموعی طور پر رائے شماری ہو تو قرارداد کے خلاف رائے دیں۔

**ظفراللہ خان** آپ کو تو یہاں کی روایات کا خوب تجربہ ہے۔ اگر ریزولیوشن کی شقوں پر علیحدہ علیحدہ رائے شماری کے نتیجہ میں سب شقیں منظور کر لی گئیں تو پوری قرارداد آسانی سے منظور ہو جائے گی۔ اکثر ممالک شقوں پر رائے شماری میں تائید میں رائے دے دیتے ہیں۔ یہاں بھی یہی صورت ہو گی۔ اگر ساری شقیں منظور ہو گئیں تو پوری قرارداد ضرور منظور ہو جائے گی۔ اس مرحلہ پر مخالفت بے سود ہو گی۔

**سربی-این-راؤ** تو پھر تم کیا چاہتے ہو؟

**ظفراللہ خان** حکومت ہند کے شقوں پر رائے شماری میں حصہ نہ لینے کی ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے کہ وہ برطانیہ اور فرانس کو ناراض نہیں کرنا چاہتے ورنہ جیسے آپ نے کہا ہے قرارداد کے تو وہ مخالف ہیں۔ آپ اگر چاہیں تو پہلی دو شقوں میں حصہ نہ لیں بلکہ اگر برطانیہ اور فرانس کی خوشنودی ہی منظور ہو تو بے شک ان دو شقوں کی تائید میں رائے دیں لیکن تیسری شق کے خلاف رائے نہ دینا تو ظلم ہو گا۔ اٹلی کی آپ کو کوئی خوشامد بھی نہیں اور یہ بھی واضح ہے کہ اگر تیسری شق منظور ہو گئی تو ساری قرارداد منظور ہو جائے گی اور آپ کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ اس لئے میں تو یہ کہتا ہوں کہ پہلی دو شقوں کے متعلق آپ جو چاہیں کریں لیکن تیسری شق کے خلاف ضرور رائے دیں۔

**سربی-این-راؤ** (کچھ سوچنے کے بعد) اس طریق سے نتیجہ تو میری حکومت کے منشاء کے مطابق ہی ہو گا۔ بہت اچھا ہم ایسا ہی کریں گے۔

ادھر ہائٹی کے نمائندے نے بھی تیسری شق کے خلاف رائے دینا منظور کر لیا۔ اجلاس شروع ہو گیا۔ ہماری کوشش اجلاس کے دوران میں بھی جاری رہی لیکن بار آور نہ ہوئی۔ تقریروں کا سلسلہ کچھ لمبا ہو گیا۔ سہ پہر کا اجلاس ملتوی شام کے کھانے کے بعد پھر اجلاس شروع ہوا۔ آخر ۱۱ بجے شب کے بعد رائے شماری کی نوبت آئی۔ مغربی ریاستیں مطمئن نظر آتی تھیں جس سے اندازہ ہوتا تھا کہ انہیں قرارداد کے منظور ہونے کا پورا یقین ہے۔ ہم جو قرارداد کے مخالف تھے خائف و پریشان تھے۔ میری دعائیں زیر لب جاری تھیں۔ کیونکہ طبیعت میں بہت اضطراب تھا۔

رائے شماری شروع ہوئی۔ پہلی شق منظور ہو گئی، دوسری شق منظور ہو گی، تیسری شق پر ہم نے نام بنام رائے شماری کا مطالبہ کیا۔ ہر ملک کا نام باری باری پکارا جاتا اور اس ملک کا نمائندہ "ہاں" یا "نہ" یا رائے زنی سے "اجتناب" کا اعلان کرتا۔ ممالک کے نام سے پکارے جانے کے سوائے سناٹے کا عالم تھا۔ کرنل عبدالرحیم خان جو ان دنوں اقوام متحدہ میں ہمارے مستقل نمائندے تھے ایک کاغذ پر ہر جواب کو لکھتے جا رہے تھے۔ جب سب اراکین ممالک کی طرف سے جواب مل چکے تو کرنل صاحب نے جلد جلد اپنے لکھے ہوئے جوابات کو شمار کیا اور میرے کان میں کہا۔ تائیدی آراء 33 مخالف 17 رائے دینے سے اجتناب کرنے والے 8۔ پہلے تو میری طبیعت افسردہ ہوئی کہ یہ شق بھی منظور ہو گئی۔ چونکہ ہمارا اندازہ تھا کہ 17 مخالف آراء نامنظوری کے لئے کافی نہیں ہوں گی۔ لیکن جب میں نے 33 اور 17 کا موازنہ کیا تو میری طبیعت میں خوشی اور اطمینان کی لہر دوڑ گئی کیونکہ 33 موافق آراء 17 مخالف آراء کے دگنے سے کم تھیں۔ اب ہم انتظار میں تھے کہ صاحب صدر کی زبانی نتیجے کا اعلان ہوا۔ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر ایوٹ صدر تھے اور مسٹر ٹرگوئے لی سیکرٹری جنرل تھے۔ امور متعلقہ اسمبلی کے اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل مسٹر انڈریو کارڈیو تھے۔ موخرالذکر دونوں اصحاب صاحب صدر کے دائیں بائیں تشریف فرما تھے۔ تینوں سر جوڑے رائے شماری کے پرچہ کا غور سے مطالعہ کر رہے تھے۔ صاحب صدر خود قرارداد کے زور دار حامی تھے۔ سیکرٹری جنرل ہمیشہ ہر معاملے میں مغربی ریاستوں کے موید ہوا کرتے تھے۔ اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل اگرچہ امریکن اور آزاد رائے رکھنے والے تھے لیکن طبعاً اپنے فرائض منصبی کے لحاظ سے صاحب صدر اور سیکرٹری جنرل کے معاون تھے اور رائے شماری کے لئے نام پکارنا اور جواب دہرانا انہی کا کام تھا۔ ہر نمائندے کا جواب اس لئے دہرایا جاتا تھا کہ کسی قسم کی غلط فہمی کا امکان نہ رہے۔ یہ تینوں اصحاب رائے شماری کے پرچہ کا بار بار تجزیہ کر رہے تھے کہ شاید کسی طریق سے کہیں سے ایک تائیدی رائے اور مل جائے اور مشکل حل ہو جائے لیکن حساب پر ان کا بس نہیں چلتا تھا۔ حاضر اراکین کی تعداد 58 تھی۔ جس میں سے 8 نے رائے دینے سے اجتناب کیا۔ باقی 5 اراکین نے رائے دی جن میں سے 17 مخالف تھے۔ منظوری کے لئے کم از کم 34 آراء کی ضرورت تھی اور موافق آراء صرف 33 تھیں! مزید ایک اور کہاں سے آتی؟ ناچار صاحب صدر نے نہایت افسردگی کے لہجے میں نتیجے کا اعلان کیا کہ شق نمبر3 چونکہ نامنظور ہوئی اس لئے قرارداد سے خارج کی گئی ہے۔

ہماری طرف سے خوشی کا اظہار تو لازم تھا ہی لیکن معلوم ہوتا ہے میرے اعصاب پر پہلے چند دنوں کی پریشانی اور اضطراب کا بوجھ تھا میری طبیعت قابو میں نہ رہی اور جوش سے اپنے سامنے کے ڈیسک کو زور زور سے متواتر پیٹنے لگا۔ کرنل عبدالرحیم نے آہستہ سے مجھے کہا چوہدری صاحب کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا مغربی طاقتوں کی چھاتی پیٹ رہا ہوں! یہ کہتے ہی میری طبیعت ضبط میں آ گئی اور میں اپنی اس جذباتی حرکت پر منفعل ہوا کیونکہ صاحب صدر میری طرف تیوری چڑھائے دیکھ رہے تھے۔ کئی دن تک میرے دونوں ہاتھ اس ڈیسک کوبی کی وجہ سے متورم رہے۔

قرارداد کی چوتھی شق یہ تھی کہ یہ تینوں ممالک دس سال کے عرصے میں لیبیا کے تقسیم شدہ علاقوں کو ایک متحد آزاد ملک کی حیثیت اختیار کرنے کے لئے تیار کریں۔ جب صاحب صدر نے اس شق پر آراء طلبی کی تو میں نے وضاحت چاہی کہ تینوں ملکوں سے کون سے تین ملک مراد ہیں؟ چونکہ قرارداد کی صرف دو شقیں ہی منظور ہوئی تھیں اور ان میں صرف دو ملکوں یعنی برطانیہ اور فرانس کا ذکر تھا۔ صاحب صدر نے فرمایا کوئی رکن ابھی ترمیم پیش کر دے گا کہ تین کی جگہ دو کا لفظ رکھ دیا جائے۔ میں اس امر پر بھی کچھ کہنے کو تھا کہ ارجنٹائن کے نمائندے ڈاکٹر آر- سی نے بولنے کی اجازت طلب کی اور اجازت ملنے پر کہا کہ قرارداد کی بقیہ شقوں پر رائے شماری کرنا غیر ضروری ہے کیونکہ جب ٹریپولی کی نگرانی اٹلی کے سپرد نہیں کی جا رہی تو لاطینی امریکن ریاستیں باقی سب شقوں کے خلاف رائے دیں گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ قرارداد کی باقی سب شقیں رد ہوئیں اور جب پہلی دو شقوں پر مجموعی طور پر رائے شماری ہوئی تو وہ بھی رد کر دی گئیں۔ اور اس طرح جہاں تک لیبیا کا تعلق تھا بیون، سفورزا پیکٹ کا خاتمہ ہو گیا۔

اجلاس ختم ہونے پر میں کراچی واپس آ گیا۔ کچھ دنوں بعد اطالوی سفیر متعینہ پاکستان مجھ سے ملنے کے لئے آئے اور اپنے وزیر خارجہ کا ایک خصوصی پیغام میرے نام لائے۔ کاؤنٹ سفورزا نے کہلا بھیجا ہمیں قرارداد کے رد ہو جانے پر کوئی رنج نہیں۔ ہم عرب ممالک کی دوستی اور خوشنودی کے خواہاں ہیں اور اسمبلی کے آنے والے سالانہ اجلاس میں لیبیا کی فوری آزادی کی تائید کرنے کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ 1949ء کے سالانہ اجلاس اسمبلی میں یہ قرارداد منظور ہو گئی کہ یکم جنوری 1951ء سے لیبیا آزاد ہو گا۔ اس قرارداد کے نفاذ کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی جس کے اراکین میں مصر اور پاکستان دونوں شامل تھے۔ چنانچہ قرارداد کے مطابق یکم جنوری 1951ء کو لیبیا کی آزاد حکومت قائم ہو گئی۔

ooo

---

ڈاکٹر ایس اے اختر

# موسم گرما اور آپ کی صحت

موسم گرما میں مضر صحت جراثیموں کی تعداد زیادہ تیزی سے بڑھنے کی وجہ سے بڑوں اور بالخصوص بچوں کو زیادہ خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ پیٹ کی بیماریاں خصوصاً قے۔ اور دست سے بچاؤ کے لئے مندرجہ ذیل احتیاطی تدابیر کو اپنائیں۔

- پانی اور دودھ ابال کر استعمال کریں۔
- کھانے پینے کی اشیاء تازہ استعمال کریں۔
- پیٹ کی اکثر بیماریاں خاص طور پر دست و قے خراب و باسی پھل، کچی سبزیاں استعمال کرنے سے باسی دودھ، دہی، اور لسی کے استعمال کرنے سے باسی اور بچا ہوا سالن استعمال کرنے سے پیدا ہوتی ہیں۔
- فرج (ریفریجریٹر) کے نچلے حصے میں رکھی ہوئی چیزیں چوبیس گھنٹے کے اندر اندر استعمال کر لیں۔ تاہم فریزر میں رکھی ہوئی چیزیں جب چاہیں استعمال کریں۔
- قے اور دستوں کی صورت میں نمکول کا استعمال فوری شروع کر دیں۔ اور پھر کسی مستند ڈاکٹر سے رابطہ قائم کریں۔
- پھل اور سبزیاں اچھی طرح دھو کر استعمال کریں۔
- بازار میں خوانچہ فروشوں اور ریڑھیوں سے کٹے ہوئے پھل اور کھلی اشیاء کھانے سے اجتناب کریں۔
- کھانے میں ضرورت سے زیادہ نہ کھائیں اور کھانے کے ساتھ لیموں اور پیاز کا زیادہ استعمال باقاعدگی سے کریں۔
- گرمیوں میں گوشت کم استعمال کریں۔ دالیں اور سبزیاں زیادہ استعمال کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

# مقبوضہ کشمیر کی تقسیم کا بھارتی منصوبہ

بھارتی وزیر داخلہ مسٹر اندر جیت گپتا نے کہا ہے کہ حکومت مقبوضہ کشمیر کی تقسیم پر غور کر رہی ہے۔ اس تقسیم کا مقصد یہ ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے تین حصے کر کے ان کو الگ الگ کر دیا جائے۔ بی بی سی کے ساتھ ایک انٹرویو میں بھارتی وزیر داخلہ نے کہا کہ لداخ کو الگ کر کے براہ راست بھارت کی مرکزی حکومت کے کنٹرول میں دے دیا جائے گا۔ ریاستی انتخابات کے بعد جن کا اعلان کیا جا چکا ہے مرکز کی جانب سے وادی کشمیر کے علاقے کو خود مختاری کی پیشکش کی جائے گی تازہ تجاویز اسی کا حصہ ہیں۔ بھارتی وزیر داخلہ نے کہا کہ بھارتی حکومت مقبوضہ کشمیر کے تینوں حصوں یعنی لداخ، جموں اور کشمیر کو زیادہ خود مختاری دینے کی خاطر کشمیر کو تین حصوں میں تقسیم کر دے گی۔ انہوں نے کہا کہ لداخ میں بدھ مذہب کے پیرو کاروں کی اکثریت ہے۔ جبکہ جموں میں ہندوؤں کی اکثریت ہے اور کشمیر میں مسلمانوں کی۔ اور کشمیر کو اسی مذہبی بنیاد پر تقسیم کیا جائے گا۔ وادی کشمیر کے علاقے کو کس قسم کی خود مختاری دی جائے گی اس پر صلاح و مشورہ کیا جا رہا ہے۔

مبصرین کا کہنا ہے کہ کشمیر کی تقسیم پر بھارت کے سیکیورٹی کے ماہرین کئی سال سے کام کر رہے ہیں۔ اس تقسیم میں بھارتی حکومت کی یہ خواہش کارفرما نظر آتی ہے کہ تحریک آزادی کو مسلم اکثریت والے علاقے تک محدود کر دیا جائے۔ بھارتی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ حکومتی جائزوں سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ جموں کے ہندو اور لداخ کے بدھ بھارت ہی کا حصہ رہنا چاہتے ہیں اور ان کا کشمیریوں کی حالیہ جدوجہد سے کوئی تعلق نہیں۔

OOO

## اردن سے عراقی سفارت کاروں کی ملک بدری

اردن میں روٹی کی قیمت میں اضافے پر جو ملک گیر ہنگامے ہوئے ان میں حکومت اردن نے پہلی بار عراق کے ملوث ہونے کا الزام لگایا ہے۔ اور اس بناء پر عراق کے دو سفارت کاروں کو فوری طور پر ملک چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق اردن نے پہلی بار باضابطہ طور پر عراق کو ہنگاموں میں ملوث کیا ہے۔

اردن کی وزارت خارجہ نے گزشتہ روز عراقی سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری خالد رشید اور ایڈمنسٹریٹو آفیسر عباس علی حسن سے کہا ہے کہ وہ ملک چھوڑ کر چلے جائیں۔

یاد رہے کہ گزشتہ دنوں اردن میں روٹی کی قیمت میں اضافے پر ملک گیر ہنگامے شروع ہو گئے تھے۔ جن پر قابو پانے کے لئے فوج طلب کرنا پڑی تھی۔ اردن کے شاہ حسین نے ان ہنگاموں کے بعد پارلیمنٹ کو توڑ دیا تھا۔ اردن میں شاہ حسین کی ماتحتی میں پارلیمنٹ قائم ہے۔ مگر اصل اختیارات کا منبع شاہ حسین کی ذات ہے۔ جن کے اختیارات میں یہ بات شامل ہے کہ وہ جب چاہیں پارلیمنٹ کو توڑ سکتے ہیں۔

OOO

## مقبوضہ کشمیر کے انتخابات اور بھارتی فوج

بھارت نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں عام انتخابات کے بعد بھی بھارتی فوج تعینات رہے گی۔ مقبوضہ کشمیر کے گورنر کرشنا راؤ نے دہلی میں ایک انٹرویو میں کہا کہ انتخابات کے بعد بھی اس امر کا خطرہ موجود رہے گا کہ پاکستان حریت پسندوں کی مدد جاری رکھے گا جس پر قابو پانے کے لئے فوج کی موجودگی ضروری ہے۔ یاد رہے کہ اس وقت مقبوضہ کشمیر میں حالات کو قابو میں رکھنے کے لئے چھ لاکھ بھارتی فوج تعینات ہے۔ مقبوضہ کشمیر کے گورنر نے کہا کہ انتخابات کے دوران خاص طور پر امن و امان کے قیام کا مسئلہ ہو گا۔ جس پر قابو پانے کے لئے پیرا ملٹری فورسز کو تعینات کیا جا رہا ہے۔

بھارتی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ کشمیر کی صورت حال میں بیرونی ممالک کو ذمہ دار ٹھہرانا بیکار ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بھارت کی سابق حکومت نے مقبوضہ کشمیر میں جمہوری عمل کی جو بیخ کنی تھی اس کے نتائج اب موجودہ بھارتی حکومت کو برداشت کرنے پڑ رہے ہیں۔

OOO

## روسی ہتھیاروں کی واپسی

چیچنیا میں حریت پسند جانبازوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ جلد روسی فوج سے چھینے گئے ہتھیار واپس کر دیں گے۔ مجاہدین نے روسی فوج سے چھینے گئے ہتھیاروں کے ساتھ خود روسی فوج سے ہی مقابلہ کیا اور ان کو شکست دے دی۔ اب روسی فوج کے کمانڈر نے کہا ہے کہ جب تک ان کو ان کے ہتھیار واپس نہیں مل جاتے اس وقت تک چیچن جانبازوں کے ساتھ مذاکرات معطل رہیں گے۔

یاد رہے کہ چیچنیا اور روس کے درمیان جنگ بندی طے پا چکی ہے۔ مگر اس مسئلے کو مستقل طور پر حل کرنے کے لئے فریقین میں بات چیت جاری ہے۔ اور خیال ہے کہ چیچن جانباز آزادی کے مطالبے سے دست بردار ہو جائیں گے اور رشین فیڈریشن کے اندر ہی کسی قسم کا سمجھوتہ طے کر لیں گے۔ روس کے صدر مسٹر بورس یلسن نے اس بارے میں قومی سلامتی کے مشیر جنرل لیبیڈ کے اختیارات میں اضافہ کر دیا ہے۔

OOO

## احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

### اتوار 8- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس از حضرت صاحب (نیا)
1-00 دینی تعلیمات۔ روحانی خزائن۔
1-30 تاریخ احمدیت کا ایک ورق۔ از مکرم بی اے رفیق صاحب
2-00 بچوں کی حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات۔
3-00 چینی زبان سیکھئے۔
3-30 حکایات شیریں (نیا)
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ بچوں کی حضرت صاحب سے ملاقات۔ (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب
6-00 ہمارے دوستوں سے ملئے۔
7-00 (صبح) اردو کلاس۔ از حضرت صاحب
8-00 چینی زبان سیکھئے۔
8-30 حکایات شیریں۔
9-00 بچوں سے حضرت صاحب کی ملاقات۔
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ بچوں سے حضرت امام جماعت احمدیہ سے ملاقات (دوبارہ)
11-00 سندھی پروگرام
12-00 (دوپہر) دینی تعلیمات۔ روحانی خزائن۔
12-30 تاریخ احمدیت کا ایک ورق۔ از بی اے رفیق صاحب
1-00 لقاء مع العرب۔ (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام۔ اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس۔ از حضرت صاحب (دوبارہ)
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 سوال کا وقت۔ مجلس عرفان۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ٹورانٹو۔ کینیڈا۔ 24۔ جون 1996ء (حصہ دوم)
6-00 (شام) انگریزی دان دوستوں سے حضرت امام صاحب کی ملاقات۔
7-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ربوہ کے بارے میں ایک تعارفی ڈاکومنٹری۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 البانین پروگرام۔
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن پروگرام (1) کوئز لجنہ (2) گروپ ڈسکشن۔

### سوموار ۹۔ ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس۔ از حضرت صاحب (نیا)
1-00 اے لیٹر فرام لندن
1-30 حضرت صاحب کا خطاب
3-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب
6-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ربوہ کے بارے میں ایک تعارفی ڈاکومنٹری
7-00 (صبح) اردو کلاس۔ از حضرت صاحب
8-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
9-00 انگریزی دان دوستوں سے حضرت صاحب کی ملاقات
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 سرائیکی پروگرام
12-00 (دوپہر) اے لیٹر فرام لندن۔ از امیر صاحب برطانیہ۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو پروگرام۔ تقریر۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ از مکرم فرید احمد نوید
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس۔ از حضرت صاحب (دوبارہ)
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر (دوبارہ)
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 (شام) ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت جماعت احمدیہ الرابع (نیا)
7-00 احمدیہ ٹی وی سپورٹس۔ ہاکی میچ
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 ترکی زبان میں پروگرام۔
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کی بچوں سے ملاقات (نیا)
11-00 جرمن پروگرام۔ 1۔ حضرت صاحب سے ملاقات 2۔ کھانا پکانے کا پروگرام۔

### اتوار۔ یکم ستمبر 1996ء

12-00 رات۔ اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
1-30 احمدیت کی تاریخ سے ایک ورق از بی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah



اے-رفیق صاحب۔
2-00 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ بچوں کی ملاقات
3-00 چینی زبان سیکھئے۔
3-30 حکایات شیریں (نیا)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 ہمارے دوستوں سے ملئے۔
7-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
8-00 چینی زبان سیکھئے۔
8-30 حکایات شیریں۔
9-00 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ بچوں کی ملاقات۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)
11-00 سندھی پروگرام۔
12-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن
12-30 احمدیت کی تاریخ سے ایک ورق-از بی-اے-رفیق صاحب
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام۔
3-00 اردو پروگرام حضرت صاحب کے ساتھ۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 محفل سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 93-12-4
6-00 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ انگریزی بولنے والے احباب کی ملاقات۔
7-00 اراؤنڈ دی گلوب
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 البانین پروگرام۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر - حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات
11-00 جرمن پروگرام۔

بقیہ صفحہ 1

دائیں طرف جھکو اور نہ بائیں طرف بھٹکو بلکہ سیدھے چلتے چلے جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو حاصل کرتے چلے جاؤ۔

اس نئے سال میں بھی ہماری یہ انتہائی کوشش ہونی چاہئے کہ ہم شاہراہ غلبہ دین حق پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔ حالات خواہ کچھ بھی ہوں وہ ہمارے راستے میں روک نہیں بنتے نہ وہ ہماری رفتار کو ست کرتے ہیں بلکہ جیسا کہ پہلے ہوتا چلا آیا ہے وہ ہماری رفتار کو اور تیز کرتے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ آنے والا سال نہ صرف وقف جدید کی اس کوشش میں بلکہ جماعت احمدیہ کی ہر کوشش میں پہلے سے زیادہ برکت بخشنے اور ہمارا ہر قدم پہلے سے زیادہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو جذب کرنے والا ہو اور پہلے سے زیادہ دین حق کی ترقی کے سامان پیدا کرنے والا ہو۔

(از خطبہ 3-جنوری 1975ء)

# اطلاعات و اعلانات

## درخواست دعا

○ مکرم مبارک احمد صاحب بھٹی ربوہ ایک ماہ سے بعارضہ خرابی جگر بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت یابی عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## سانحہ ارتحال

○ مکرم ناصر احمد قریشی صاحب ساکن سمن آباد لاہور جو حضرت منشی فیاض علی صاحب کپور تھلوی کے پوتے تھے ،بقضائے الہٰی 40 یوم سروس ہسپتال میں زیر علاج رہ کر 96-8-25 شام ساڑھے چار بجے وفات پا گئے۔ میت 96-8-26 صبح 3 بجے ربوہ پہنچی- جنازہ بیت المبارک میں مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین ہوئی ڈاکٹر محمد لطیف قریشی صاحب نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

## ضروری گزارش برائے لجنات

○ تمام لجنات اماء اللہ پاکستان سے گزارش ہے کہ وہ اپنی کارگزاری کی سالانہ رپورٹ کی دو دو کاپیاں 5- اکتوبر 1996ء تک دفتر لجنہ پاکستان میں بھجوا دیں۔ رپورٹ مختصر اور جامع ہونی چاہئے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ پاکستان)

## تلاش گم شدہ

○ ایک بچہ جس کا نام محمد ثاقب ولد محمد عبداللہ دارالعلوم شرقی ربوہ ہے اس کو گھر والے پیارے سے صاحبو کہتے ہیں اس کی عمر 10 سال ہے ایک ماہ سے لاپتہ ہے۔ اس نے ملیشیا رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ رنگ گندمی ہے پاؤں میں پلاسٹک کی چپل ہے زبان توتلی ہے ہکلا کر بولتا ہے والدین سخت پریشان ہیں جس کو علم ہو براہ کرم محمد عبداللہ 31/1 دارالعلوم شرقی ربوہ یا صدر عمومی کے دفتر میں اطلاع دیں۔

## تبدیلی فون

○ محترمہ امۃ العلیم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دارالعلوم غربی الف ربوہ کا فون نمبر 598 سے تبدیل ہو کر 212598 ہو گیا ہے۔

## اعلان دارالقضاء

○ (مکرم بشیر احمد صاحب بابت ترکہ منشی جمال دین صاحب)

مکرم بشیر احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم منشی جمال دین صاحب بقضائے الہٰی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی ذاتی امانت تحریک جدید میں مبلغ 8387/89 روپے موجود ہیں۔ لہٰذا یہ رقم والدہ محترمہ کو ادا کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

ورثاء کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔
ا- مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب (بیٹا)
۲- مکرم ناصر احمد صاحب (بیٹا)
۳- مکرم بشیر احمد صاحب (بیٹا)
۴- مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
۵- مکرمہ زینب بی بی صاحبہ (بیوہ)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کسی قسم کا کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء-ربوہ)

## اعلان داخلہ

○ کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ پنجاب یونیورسٹی نے ایک سالہ پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ (کمپیوٹر سائنس) میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواست فارم 50 روپے کے عوض ڈیپارٹمنٹ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ داخلہ سے قبل ایک Aptitude ٹیسٹ دینا ہو گا۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 9- ستمبر 1996ء ہے۔

○ HEJ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف کیمسٹری یونیورسٹی آف کراچی میں ایم فل / پی ایچ ڈی پروگرام کے لئے انٹرنس ٹیسٹ 5- اکتوبر 96ء کو ہو گا۔ درخواست دہندگان کے لئے لازمی ہے کہ وہ ارگینک کیمسٹری / بایو کیمسٹری / فارماکولوجی میں ایم ایس سی ڈگری یافتہ ہوں۔ درخواست فارم جو -/100 روپے کے عوض دفتر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ کے جمع کروانے کی آخری تاریخ یکم اکتوبر 96ء ہے۔

○ یونیورسٹی لاء کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور نے کل وقتی طلباء کے لئے ایل ایل ایم ڈگری پروگرام کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ داخلہ سے قبل ایک ٹیسٹ بھی دینا ہو گا۔ داخلہ فارمز -/35 روپے کے عوض کالج آفس سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ 5- ستمبر 1996ء مقرر ہے۔

## اہم سکالرشپ کا اعلان

○ وزارت تعلیم کو برطانیہ عظمیٰ میں معقول مدت کے لئے کامن ویلتھ سکالرشپس کی محدود تعداد کی عطائیگی کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ وظائف بنیادی طور پر مندرجہ ذیل مختلف مضامین میں ڈاکٹریٹ کی ڈگریوں یا پوسٹ گریجوایٹس سٹڈیز کے لئے مخصوص ہیں۔

مضامین : - نیچرل سائنس- اپلائیڈ سائنس- سوشل سائنس- میڈیکل سائنس- زبانیں- انجینئرنگ ایگریکلچر- ایجوکیشن- کمپیوٹر سائنس اور کامرس

درخواست دہندہ

M.B.B.S, Engineering B.D.S, M.A/M.s.c کے فائنل ڈگری لیول میں کم از کم 70% نمبر حاصل کئے ہوں۔ اس کے علاوہ TOEFL یا IELTS کا ٹیسٹ دیا ہونا لازمی ہے۔ تمام درخواستیں روزنامہ جنگ 96-8-26 میں دیئے گئے (Format) فارمیٹ کے مطابق پر ہو کر 15- ستمبر 96ء تک

اسسٹنٹ ایجوکیشنل ایڈوائزر حکومت پاکستان
کمرہ نمبر 241 بلاک-ڈی
پاک سیکرٹریٹ اسلام آباد تک پہنچ جانی چاہئیں۔

(نظارت تعلیم)

## امداد طلباء

○ آج کل سالانہ امتحانات کے بعد مستحق اور ضرورت مند طلباء کی طرف سے نئی کتب وغیرہ کا بہت زیادہ مطالبہ ہوتا ہے صدر انجمن احمدیہ کے تحت چلنے والا منصوبہ "امداد طلباء" مشروط باعد ہے جس کے تحت طلباء کی اس ضرورت کو پورا کیا جاتا ہے۔ لہٰذا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ بڑھ چڑھ کر اس کار خیر میں حصہ لیں۔ تاکہ رقم کی کمی کی وجہ سے طلباء کی تعلیم متاثر نہ ہو۔

(نگران امداد طلباء)

بقیہ صفحہ 1

صاحب نے پڑھائی- اور قبرستان نمبر1 میں بعد تدفین مکرم راجہ منیر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔

○ مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو فرماتے ہیں۔

ایک وقف نو بچہ عزیز محمد اشفاق ابن مکرم محمد نواز صاحب نواب شاہ 96-7-19 کو بقضائے الہٰی وفات پا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

**ربوہ : 31- اگست-1996ء**
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ سیاسی حالات ٹھیک ہیں اللہ خیر کرے گا۔ جب کوئی آفت آتی ہے تو عوام ہمیشہ حکومت سے ناراض ہوتے ہیں۔ ان کی آنکھیں حکومت پر ہوتی ہیں افسروں پر نہیں۔ وہ حکومت کو گالیاں دیتے ہیں۔ اپوزیشن اس کا سیاسی فائدہ اٹھاتی ہے۔

○ وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ استعفوں کی دھمکیوں کی پرواہ نہیں انہوں نے دعویٰ کیا کہ اپوزیشن کے 35- ارکان اسمبلی نے حکومت کو تعاون کا یقین دلایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "قاضی نواز" گٹھ جوڑ بغض معاویہ کا حصہ ہے۔ حالانکہ عوام جانتے ہیں کہ نواز شریف نے قاضی پر حکومت سے 10- کروڑ روپے لے کر خورد برد کرنے کا الزام لگایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ قرض نادہندگان کا تعلق کسی بھی جماعت سے ہو، نہیں چھوڑیں گے۔ ہم احتساب کا عمل اپنے گھر سے شروع کریں گے۔

○ دریائے راوی اور چناب نے مزید بستیاں اجاڑ دیں۔ جنوبی پنجاب میں سیلابوں سے تباہی جاری ہے۔ مظفر گڑھ، عبدالحکیم، کبیروالا، جودھ پور، راکھانہ اور جھنگ کے مختلف علاقوں میں پانی داخل ہو گیا۔

○ سیلاب کی پیشگی اطلاع دینے والے ادارے کے ڈائریکٹر منیر شیخ نے اخبار نویسوں سے گفتگو میں بتایا ہے کہ بھارت نے کوئی بند نہیں توڑا۔ سیلاب بارشوں سے آیا ہے۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان اطلاعات کا تبادلہ جاری ہے۔

○ کراچی میں اپوزیشن کی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ کراچی کے غیور عوام نے بینظیر کی دہشت گردی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ آج مہاجر پاکستان دشمنوں کے خلاف صف آراء ہیں۔ ان کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ سرے محل کی وڈیو فلم بھی آ گئی ہے۔ سلامتی کونسل کے ایجنڈے سے مسئلہ کشمیر نکلوا دیا گیا ہے۔ ہم بینظیر کی یہ سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جسٹس شفیع محمدی کو فارغ کرنا اچھا قدم ہے۔ ہم ٹرینوں اور جہازوں میں بیٹھ کر مفت اسلام آباد جائیں گے اور فیصلہ کر کے ہی واپس آئیں گے۔

○ وزیر اعظم بینظیر بھٹو اکتوبر میں جنرل اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کریں گی۔

○ وزیر خوراک مسٹر یوسف تالپور نے قومی اسمبلی میں کہا ہے کہ آسٹریلیا سے در آمد شدہ بھیڑوں کا گوشت قطعی طور پر مضر صحت نہیں ہے۔ حکومت نے در آمد سے پہلے مختلف قومی اداروں اور بین الاقوامی ماہرین سے گوشت کا معائنہ کرایا تھا۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے شروع کردہ پاکستان بچاؤ تحریک ناکام ہو سکتی ہے۔ مسلم لیگ (ن) میں بھی اختلافات ہیں۔ اپوزیشن کی ریلی میں ایم کیو ایم اور جماعت اسلامی نے محض حاضری لگوائی ہے۔

○ قومی اسمبلی میں اپوزیشن کے ڈپٹی لیڈر گوہر ایوب نے کہا ہے کہ بینظیر نگران حکومت کے لئے تیار ہو گئی ہیں۔ ایک نیا آئینی پلان تیار کیا ہے جس کے تحت حکومت کی چھٹی ہو جائے گی لیکن اسمبلی برقرار رہے گی۔

○ وزیر مذہبی امور مسٹر جہانگیر بدر نے کہا ہے کہ آئندہ سال ایک لاکھ 20 ہزار پاکستانی فریضہ حج ادا کریں گے۔

○ وفاقی وزیر قانون مسٹر این ڈی خان نے کہا ہے کہ ہمیں جب بھی دو تہائی اکثریت ملی آٹھویں ترمیم ختم کر دیں گے۔

○ اپوزیشن نے ترقیاتی فنڈز نہ ملنے پر قومی اسمبلی میں ہنگامہ کر دیا۔ اپوزیشن ارکان نشستوں پر کھڑے ہو گئے اور کہا ہم فنڈز کی بحالی کے لئے بھیک نہیں مانگیں گے۔ سپیکر اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کریں۔ حزب اختلاف نے ترقیاتی فنڈز کے لئے وزیر اعظم سے براہ راست بات چیت کرنے کی حکومتی پیش کش مسترد کر دی۔

○ نواز شریف نے اپنی پارٹی کو ہدایت کی ہے کہ وہ جماعت اسلامی کے الزامات کا جواب نہ دیں۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے 17- اکتوبر کو اسلام آباد کی طرف لانگ مارچ کرنے کے پروگرام کا اعلان کر دیا ہے۔ 10- لاکھ افراد حکومتی ایوانوں کو ہلا کر رکھ دیں گے۔ صدر فوراً اسمبلیاں توڑ دیں۔

○ مسئلہ کشمیر کو دوبارہ سلامتی کونسل کے ایجنڈے میں شامل کر لیا گیا ہے نئے فارمولے کے تحت رکن ممالک کی مرضی کے بغیر سلامتی کونسل کوئی معاملہ ایجنڈے سے نہیں نکالے گا۔

○ باخبر ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ متاثرہ جج یکم ستمبر تک فارغ کر دیئے جائیں گے۔ فاضل جج صاحبان استعفوں کے لئے مشورے کر رہے ہیں اب اس بارے میں صرف رسمی اعلان باقی ہے۔

○ پنجاب کے سینئر وزیر ملک مشتاق اعوان نے افسران سے سوال کیا کہ سیلاب سے اتنی تباہی کیوں ہوئی۔ فنڈز کہاں گئے۔ انہوں نے کہا کہ شیخوپورہ کو کوئی خطرہ ہوا تو محکمہ آبپاشی والوں کے خلاف مقدمے درج کرا دوں گا۔ وہ افسروں پر برس پڑے اور کہا کہ مجھے کیا رنگ برنگے نقشے دکھائے جا رہے ہیں۔ محکمہ زراعت کے افسر اگر زمین پر ہیں تو یہاں کیوں نہیں آئے۔ سینئر وزیر کے سوال پر ایس ای نے بتایا کہ میں اس بات کا پتہ نہیں چلا سکا کہ بھارت نے کوئی بند اڑایا ہے۔ ایسا کرتا تو بھارت میں بھی تباہی ہوتی۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ گندگی کا ڈھیر ہے۔ اپوزیشن سے تعاون "بغض بینظیر" میں کر رہے ہیں۔ جب تک پارلیمنٹ کا گند صاف نہیں ہوتا۔ ہم وہاں نہیں جائیں گے۔ اپوزیشن سے صرف "بینظیر ہٹاؤ" پر اتفاق ہے۔ جو ہمارے ایجنڈے کا ساتھ نہیں دے گا اس سے راستہ الگ ہو گا۔

○ پولیس نے ایک اور بڑے دہشت گرد کو گرفتار کر لیا ہے اس کے دو ساتھی بھی پکڑے گئے ہیں۔ دہشت گرد امین لوہار اور اس کے دو ساتھیوں نے شیخوپورہ، گوجرانوالہ، راولپنڈی، کامونکی، جھنگ اور بھائی پھیرو میں دھماکے کرنے کا اعتراف کر لیا ہے۔ ان ملزمان کا تعلق بھی بھارتی خفیہ ادارے "را" سے ہے۔ مگر اس گروپ سے نہیں ہے جن نے شوکت خانم ہسپتال اور لاہور ائرپورٹ پر دھماکے کرائے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری شجاعت حسین نے اپنے کارکنوں کو ہدایت کی ہے کہ پیپلز پارٹی کے حامی سیلاب زدگان کی مدد پہلے کی جائے۔ یہ وہ مظلوم لوگ ہیں جن کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔

○ وزیر اعلیٰ نے لاہور میں پانی کے ادارے واسا کے ایم ڈی کو تبدیل کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ رشوت لیکر پمپ لگانے والے افسروں کے خلاف پرچے درج کئے جائیں گے۔ بتایا گیا ہے کہ پانی میں گھرے لوگوں نے تین تین اور چار چار ہزار روپے دیکر پمپ لگوائے۔

○ سیلاب اور بارش کی وجہ سے بلدیاتی انتخابات ایک ماہ کے لئے ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔ اب یہ انتخابات اکتوبر نومبر میں ہونگے۔

---


خواتین کیلئے خاص دوائیں
● تریاق اٹھراء: مرض اٹھراء کی مشہور عالم گولیاں۔
● نورِ نظر: اولادِ نرینہ کے لئے کامیاب دوا۔
● سپاری پاک: سیلان الرحم (لیکوریا) کی مفید دوا۔
مزید مشورہ اور علاج کیلئے مطب میں تشریف لائیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 211538

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض مشہور دواخانہ
مطبِ حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
■ ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ 906
کوٹھی نمبر 1 محلہ دار العلوم غربی ربوہ 555
■ ہر ماہ 12-11-10 تاریخ مکان نمبر 2029
گلی نمبر 32 سیکٹر I-10/2 اسلام آباد
فون 415845
■ ہر ماہ 16-15 تاریخ قلعہ کالروالہ نارووال مریدکے روڈ، سیالکوٹ
■ ہر ماہ 23-22-21-20 تاریخ محمود آباد نزد پوسٹ آفس کراچی فون: 5889743
■ ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی، ملتان
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مشہور دواخانہ
جی۔ ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس، گوجرانوالہ
فون 254634 فیکس 219065

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

بیرون ممالک کے خصوصی رعایتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
3-A بیول پلازہ فضل الحق روڈ بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757 294930 270704
ٹیلیکس TIX-54592 PD.150

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس) ۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534